مَن يُطِعِ الرَّسُولَ فَقَدْ أَطَاعَ اللّٰهَ النساء ٨٠

سلسلة خدمة الحديث النبوی 8

مُسند اسحٰق بن راہویہ

تالیف

امام الائمۃ ابو یعقوب اسحٰق بن ابراہیم بن راہویہ رحمۃ اللہ علیہ متوفی ۲۳۸ھ

ترجمہ

ابوانس محمد سرور گوہر

تخریج وفوائد

حافظ عبدالشکور ترمذی حافظ محمد فہد

نظر ثانی

پروفیسر عدیل الرحمٰن

تقدیم

شیخ الحدیث عبداللہ ناصر رحمانی حفظہ اللہ



انصار السنہ پبلیکیشنز لاہور

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مَنْ يُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ النساء ۸۰

مُسند اسحٰق بن راھویہ

تالیف

امام الائمۃ ابو یعقوب اسحٰق بن ابراہیم بن راہویہ رحمۃ اللہ علیہ متوفی ۲۳۸ھ

ترجمہ

ابوانس محمد سرور گوہر

تخریج وفوائد

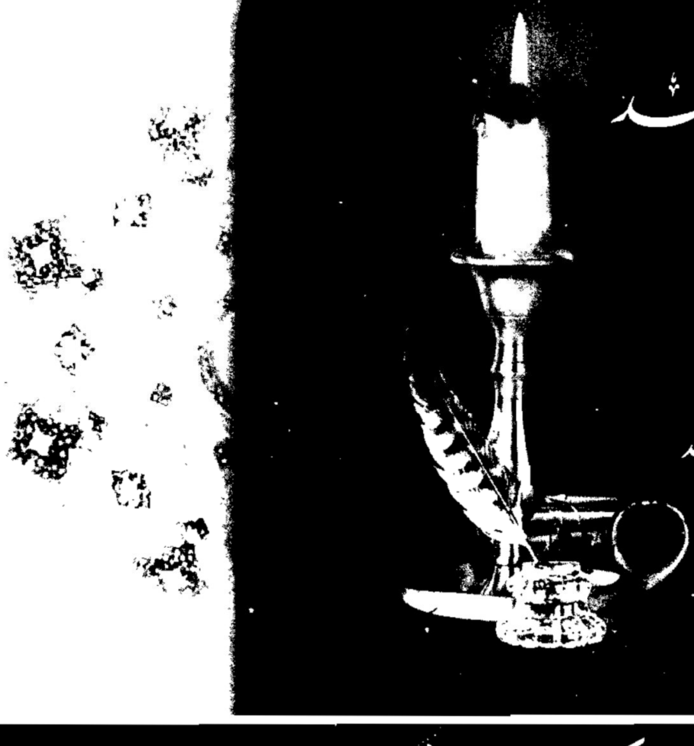
حافظ عبدالشکور ترمذی حافظ محمد فہد

نظر ثانی

پروفیسر عدیل الرحمٰن

تقدیم

شیخ الحدیث عبداللہ ناصر رحمانی حفظہ اللہ



انصار السنہ
پبلیکیشنز لاہور

اسلامی اکادمی ۱۷-الفضل مارکیٹ اردو بازار لاہور
042-37357587

مسند اسحٰق بن راھویہ

تالیف امام الائمۃ ابویعقوب اسحٰق بن ابراہیم بن راہویہ متوفی ۲۳۸ھ

ترجمہ ابوانس محمد سرور گوہر نظرثانی پروفیسر عدیل الرحمن

تخریج وفوائد حافظ عبدالشکور ترمذی حافظ محمد فہد

تقدیم شیخ الحدیث عبداللہ ناصر رحمانی حفظہ اللہ

اهتمام: محمد رمضان محمدی محمد سلیم جلالی

ناشر: ابومومن منصور احمد

اسلامی اکادمی ۱۷-الفضل مارکیٹ اردو بازار لاہور 042-37357587

Dar-us-Salam
486 ATLANTIC AVE, BROOKLYN, NY 11217
TEL(718) 625-5925 FAX:(718) 625-1511
E-Mail: darussalamny@hotmail.com
Web Site: www.darussalamny.com

ہوں گے، نہ ہی (چہرے پر) داڑھی اور مونچھ ہوگی، آنکھیں سرمگیں ہوں گی اور عمر تیس یا تینتیس سال ہوگی۔''

(سنن ترمذی، ابواب صفة الجنة، باب ماجاء فی سنن اهل الجنة)

معلوم ہوا جنت میں پیشاب پاخانے کی بھی ضرورت نہیں ہوگی، اور نہ ہی تھوک، ناک کی رینٹ اور کان کی میل وغیرہ الائشیں ہوں گی۔ یہ بھی معلوم ہوا کہ جنت کی نعمتوں کی طرح حوریں بھی جنتی مردوں کے لیے ایک نعمت ہوں گی۔ حوروں سے مراد وہ عورتیں ہیں جو اللہ ذوالجلال نے اپنی قدرت سے جنت میں مومنوں کے لیے پیدا کی ہیں۔ جو خوبصورت، سرمگیں آنکھوں والی، لؤلؤ کی طرح سفید اور شفاف رنگت والی ہیں۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿وَحُوْرٌ عِيْنٌo كَاَمْثَالِ اللُّؤْلُؤِ الْمَكْنُوْنِo جَزَآءً بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَo﴾ (الواقعه: ۲۲۔۲۴)...... ''اہل جنت کے لیے خوبصورت آنکھوں والی حوریں ہوں گی، ایسی حوریں جیسے چھپا کر رکھے ہوئے موتی یہ سب کچھ انہیں ان اعمال کے بدلے میں ملے گا جو وہ دنیا میں کرتے رہے تھے۔''

یہ بھی معلوم ہوا ان کے اخلاق بھی ایک دوسرے کے مشابہ ہوں گے، کیونکہ جو لوگ اخلاق و عادات اور پسند و ناپسند میں جس قدر ہم خیال ہوتے ہیں، تو ان لوگوں کی اتنی ہی زیادہ گہری دوستی ہوتی ہے اور جنت میں لوگ ہم خیال اور ہم ذہن ہوں گے۔ کسی کے دل میں ایک دوسرے کے متعلق حسد و کینہ وغیرہ نہیں ہوگا۔ جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَ نَزَعْنَا مَا فِيْ صُدُوْرِهِمْ مِّنْ غِلٍّ اِخْوَانًا عَلٰى سُرُرٍ مُّتَقٰبِلِيْنَo﴾ (الحجر: ٤٧)

''ان کے دلوں میں جو کچھ رنجش و کینہ تھا ہم سب کچھ نکال دیں گے، وہ بھائی بھائی بنے ہوئے ایک دوسرے کے آمنے سامنے تختوں پر بیٹھے ہوں گے۔''

[۹۶۲/۲۱۵]...... أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ، عَنْ لَيْثِ بْنِ أَبِي سُلَيْمٍ، عَنْ يُونُسَ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ......

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَا اسْتَجَارَ عَبْدٌ مِنَ النَّارِ سَبْعَ مَرَّاتٍ إِلَّا قَالَتِ النَّارُ: يَا رَبِّ إِنَّ عَبْدَكَ فُلَانًا اسْتَجَارَكَ مِنِّي فَأَجِرْهُ، وَلَا يَسْأَلُ اللّٰهَ الْجَنَّةَ سَبْعَ مَرَّاتٍ إِلَّا قَالَتِ الْجَنَّةُ: يَا رَبِّ إِنَّ عَبْدَكَ فُلَانًا سَأَلَنِي فَأَدْخِلْهُ. ①

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بندہ سات بار جہنم سے پناہ طلب کرتا ہے تو وہ کہتی ہے: پروردگار! تیرے فلاں بندے نے مجھ سے پناہ طلب کی ہے پس تو اسے پناہ دے دے، اور جو شخص اللہ سے سات مرتبہ جنت کا سوال کرتا ہے تو جنت کہتی ہے: پروردگار! تیرے فلاں بندے نے میرے متعلق سوال کیا، پس تو اسے داخل فرمادے۔''

فوائد: ...... مذکورہ حدیث سے صبح وشام سات سات مرتبہ جنت کا سوال کرنے اور جہنم سے پناہ مانگنے کا

① صحیح ترغیب و ترهیب، رقم: ٣٦٥٣۔ مسند ابی یعلی، رقم: ٦١٩٢.

اثبات ہوتا ہے۔ اور ہمیں چاہیے کہ ہم اس حدیث پر عمل کریں۔

شیخ البانی رحمہ اللہ لکھتے ہیں: دمشق وغیرہ میں بعض لوگ نماز فجر کے بعد بآواز بلند سات دفعہ جنت کا سوال کرتے ہیں اور سات بار جہنم سے پناہ مانگتے ہیں۔ اس انداز سے اس حدیث پر عمل کرنا نہ اس حدیث سے اور نہ کسی دوسری دلیل سے ثابت ہے۔ یہ ذکر کسی نماز یا نماز با جماعت کے ساتھ خاص نہیں ہے، بلکہ مطلق ہے اور جس عمل کو شارح علیہ السلام نے مطلق رکھا ہو۔ اسے کسی زمان ومکان کے ساتھ خاص نہیں کیا جا سکتا، جیسا کہ شریعت کے مقید کو مطلق نہیں کیا جا سکتا۔ پس آدمی کو اس حدیث پر عمل کرنا چاہیے، وہ رات یا دن کی کسی گھڑی میں یا قبل از نماز یا بعد از نماز یہ عمل کر سکتا ہے، یہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع محض ہوگی اور ان شاء اللہ اخلاص بھی نصیب ہوگا۔

رہا مسئلہ اس حدیث کا جب نماز فجر ادا کرے تو (کسی سے) کلام کرنے سے پہلے یہ دعا سات دفعہ پڑھا کر "اَللّٰهُمَّ اَجِرْنِی مِنَ النَّارِ"...... ''اے اللہ! مجھے جہنم سے پناہ دے۔'' تو گذارش ہے کہ یہ روایت ضعیف ہے۔

(سلسلة الضعيفه، رقم : ١٦٢٤)

[٩٦٣/٢٥٤]...... أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ، حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ، عَنْ أَبِيهِ...... عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: لَمْ يَبْقَ مِنَ الْجَنَّةِ فِي الْأَرْضِ شَيْءٌ إِلَّا هَذَا الْحَجَرُ وَغَرْسُ الْعَجْوَةِ وَأَوْدَاءٌ مِنَ الْجَنَّةِ يَصُبُّ فِي مَاءِ الْفُرَاتِ كُلَّ يَوْمٍ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، فَقَالَ رَجُلٌ: أَسَمِعْتَهُ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ فَقَالَ: أَنَا مَا طَهْوَى فَأَعَادَ عَلَيْهِ، فَقَالَ: أَنَا مَا طَهْوَى. ①

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا: زمین پر جنت کی اشیاء میں سے صرف یہ پتھر (حجر اسود) اور عجوہ کھجور کا پودا لگانا باقی رہ گیا ہے، جنتی برتنوں کو روزانہ تین بار فرات کے پانی میں ڈالا جاتا ہے۔'' ایک آدمی نے کہا: آپ نے اسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے؟ تو انہوں نے کہا: میرا پھر کیا کام اگر میں نے اسے آپ سے نہ سنا ہو۔ اس نے پھر پوچھا تو انھوں نے کہا کہ میرا پھر کیا کام اگر میں نے اسے آپ سے نہ سنا ہو۔

فوائد:...... سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جنت کی صرف تین چیزیں اس زمین میں پائی جاتی ہیں، عجوہ کھجور کا درخت، اوقیے جو برکات جنت میں سے فرات میں نازل ہوتے ہیں اور حجر اسود۔'' (سلسلة الصحيحه، رقم : ٣١١١)

[٩٦٤/٢٦٢]...... أَخْبَرَنَا الْمَخْزُومِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ، حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ كُلَيْبٍ، حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ: سَمِعْتُ......

① اسناده حسن.